سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2017

منگل،6-جون2017

(یوم الثلاثہ،10-رمضان المبارک1438ھ)

سولھویں اسمبلی: تیسواں اجلاس

جلد 30:شمارہ 3

143

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 6۔جون 2017

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سرکاری کارروائی

بحث

سالانہ بجٹ برائے سال 18-2017 پر عام بحث

(۔۔۔جاری)

145

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا تیسواں اجلاس

منگل،6۔جون2017

(یوم الثلاثہ،10۔رمضان المبارک1438ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر34منٹ پر زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ
حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ
وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۶۱﴾ اَلَّذِيْنَ
يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا
مَنًّا وَّلَآ اَذًى ۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۶۲﴾ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ
صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ؕ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ ﴿۲۶۳﴾

سُوۡرَۃُ البَقَرَۃ آیات 261تا263

جولوگ اپنامال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان (کے مال) کی مثال اس دانے کی سی ہے جس سے سات بالیں اُگیں اور ہر ایک بال میں سو سو دانے ہوں اور اللہ جس (کے مال) کو چاہتا ہے زیادہ کرتا ہے۔ وہ بڑی کشائش والااور سب کچھ جاننے والا ہے(261) جولوگ اپنامال اللہ کے رستے میں صرف کرتے ہیں پھر اس کے بعد نہ اس خرچ کا(کسی پر)احسان رکھتے ہیں اور نہ (کسی کو)تکلیف دیتے ہیں۔ ان کا صلہ ان کے پروردگار کے پاس (تیار) ہے اور (قیامت کے روز) نہ ان کو کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے (262) جس خیرات دینے کے بعد (لینے والے کو) ایذادی جائے اس سے تو نرم بات کہہ دینی اور (اس کی بے ادبی سے) درگزر کرنا بہتر ہے اور اللہ بے پرواہ اور بردبار ہے(263)

وماعلینا الا بلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

مجھ خطا کار سا انسان مدینے میں رہے
بن کے سرکار کا مہمان مدینے میں رہے
دُور رہ کر بھی اُٹھاتا ہوں حضوری کے مزے
میں یہاں اور میرا دھیان مدینے میں رہے
اُن کی شفقت غمِ کونین بھُلا دیتی ہے
جتنے دن آپ کا مہمان مدینے میں رہے
چھوڑ آیا ہوں دل و جان یہ کہہ کر اعظم
آ رہا ہوں میرا سامان مدینے میں رہے

جناب قائم مقام سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سالانہ بجٹ برائے سال 18-2017 پر بحث کا آغاز 5-جون 2017 سے ہوا تھا، آج بھی بحث جاری رہے گی جو معزز ممبران اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام مجھے بھجوادیں۔

کورم کی نشاندہی

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! پہلے کورم چیک کرالیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، کورم نہیں ہے، پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، کورم پورا نہیں ہے، اجلاس پندرہ منٹ کے لئے adjourn کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر پندرہ منٹ کے وقفہ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(پندرہ منٹ کے وقفہ کے بعد جناب قائم مقام سپیکر 12 بج کر 53 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، گنتی کی گئی ہے کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ نے کورم پورا کرلیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بالکل کورم پورا ہے۔ جی، رانا محمد ارشد!

سرکاری کارروائی

بحث

سالانہ بجٹ برائے سال 18-2017 پر عام بحث

(۔۔۔جاری)

معاون خصوصی برائے وزیراعلیٰ (رانا محمد ارشد): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بجٹ پر بحث کرنے کا ایک موقع دیا۔ یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی خصوصی رحمت اور سرکار دو جہان حضرت محمدؐ کے صدقے اللہ تعالیٰ نے ہمارے قائد میاں محمد نواز شریف کی قیادت میں پانچواں بجٹ پاس کرنے کا موقع دیا۔ میں یہ عرض کروں گا کہ 1970۔ارب 70 کروڑ روپے کا یہ بجٹ ہے یہ پاکستان کی ستر سالہ تاریخ میں آج تک اتنا حجم بجٹ کا نہیں تھا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! الحمدللہ یہ ہمارے قائد کا وژن ہے کیونکہ 2013 کے الیکشن میں جو عوام سے وعدے کئے تھے، جو عوام کا دکھ اور درد تھا جو آمریت کے بعد اور پانچ سالہ ایک اور سیاسی حکومت کے بعد جو عوام کو دکھ ملے تھے، میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم نے 635۔ارب روپیہ جو ترقیاتی کاموں کے لئے رکھا وہ پچھلے سال کے بجٹ کی نسبت 15 فیصد اضافہ ہے۔ الحمدللہ ہم نے ترقیاتی بجٹ میں تو اضافہ کیا لیکن ہم نے پنجاب بھر میں ایک روپیہ بھی نیا ٹیکس نہیں لگایا۔ الحمدللہ یہ فہم وفراست میاں محمد شہباز شریف کی، میں یہ عرض کروں گا کہ یہاں پر بجٹ پیش ہوتا ہے اور میرے معزز قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید نے کل 2 گھنٹے 50 منٹ کا خطبہ دیا اور ہم نے سنا۔

جناب سپیکر! آج اتنا بہتر ہوتا کہ وہ سمجھتے کہ جیسے ان کا قانونی اور آئینی حق ہے اسی طرح پنجاب اسمبلی کے ہر معزز ممبر کا آئینی حق ہے کہ وہ اپنے حلقے کے مطالبات اور ترجیحات کے متعلق یہاں پر speech کرے تو پھر کیوں نہیں موقع دیا جا رہا؟ یہ ہے عوام کی اسمبلی، یہ ہے غیر ملکی ایجنڈے کی ترجیحات کا تعین، جو وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے عوام سے وعدہ کیا تھا آج 345۔ارب روپے ایجوکیشن کے لئے رکھے ہیں کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ پہلی کلاس سے لے کر میٹرک تک ہر بچے کو فری بکس دینا ہماری ذمہ داری ہے۔ الحمدللہ ہم اپنی ذمہ داری کو نبھانا چاہتے ہیں اور نبھا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ اگر ہم نے 345۔ارب روپے ایجوکیشن کے لئے رکھے ہیں اور یہ پچھلے سال کی نسبت 33 فیصد اضافہ ہے۔ خوش ہونا چاہئے تھا اپوزیشن کو، پیٹ میں درد نہیں اٹھنا چاہئے تھا۔ اس ملک پر غریب کا بھی حق ہے کیونکہ یہ جو ملک ہے۔

جناب سپیکر! الحمد للہ میں سمجھتا ہوں کہ جیسے رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ ہے اور پاکستان بھی اس بابرکت مہینہ 27۔رمضان المبارک کو بنا تھا۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر comparison کرنا تھا تو ہمیں بتاتے اور ہمارے اوپر تنقید کرتے۔ اگر ہم نے ایجوکیشن کا بجٹ 345۔ارب روپے رکھا ہے تو یہ قومی بجٹ کا 20 فیصد ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس سے ان کی ترجیحات کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ وزیراعلیٰ میاں محمد شہباز شریف آج اگر عوام سے جو وعدے کرتے ہیں پھر الحمد للہ ان پر عمل بھی کرتے ہیں۔ آج ایک غریب کا بچہ جو دانش سکول میں پڑھ رہا ہے الحمد للہ ہماری وہ priority ہے۔ 12۔اکتوبر 1999 کو پاکستان کے آئین کو توڑنے کا پیش خیمہ بننے والے وہ لوگ جو پاکستان کی عوام کے دشمن تھے پرویز مشرف کے جوتے پالش کرتے تھے، جس نے پاکستان کے آئین کو توڑا تھا۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے یہ جمہوریت کی؟ آج رمضان المبارک کے بابرکت مہینہ میں جو بجٹ ہم نے دیا، ہم نے 263۔ارب روپے ہیلتھ کے لئے رکھے ہیں جو کہ آج تک پاکستان کی تاریخ میں نہیں رکھے گئے۔ اگر ہم ایک غریب کے بچے یا اس کے والد یا والدہ کا across the board پورے پنجاب کے ہر ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال پر ڈائیلسز فری کر رہے ہیں، آج اگر ہم تحصیل ہیڈکوارٹر یا بنیادی مرکز صحت کو زیادہ بجٹ دے رہے ہیں تو اس میں تو ان کو خوشی ہونی چاہئے تھی لیکن ان کو خوشی نہیں ہے کیونکہ جیسا کہ آپ نے دیکھا کہ پاکستان کی تاریخ میں کبھی ایسا نہیں ہوا، بجٹ عوام کا ہے، بجٹ پیش کیا جا رہا ہے اور یہاں پر طبلہ بجایا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! یہ ہمارے اوپر تنقید کرتے ہیں کہ ایجوکیشن کا بجٹ اور رکھیں، یہ ہمیں کہتے ہیں کہ ہیلتھ کا بجٹ اور رکھیں، ہم نے اگر 140۔ارب روپے زمینداروں کے لئے رکھے ہیں، لائیو سٹاک کے لئے رکھے ہیں، ایک کسان جس کو 1900 روپے کی یوریا کی بوری ملتی تھی آج 1300 روپے ریٹ ہے اور 1280 روپے کی یوریا کی بوری ہر کسان کو مل رہی ہے۔ اس پر بھی ان کو درد اٹھتا ہے۔ ڈی اے پی کی بوری جو پرویز مشرف کے دور میں کہاں تھی، محترم عمران خان بھی قومی اسمبلی کے ممبر تھے، پرویز مشرف کے اتحادی تھے، ان کو اس وقت تو احساس نہ ہوا کہ یہ ڈی اے پی کی بوری 4200 روپے کی ہے، الحمد للہ یہ

میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف نے سستی کی، آج ڈی اے پی کی بوری across the board ہر کسان کو 2400 روپے کی مل رہی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر: رانا صاحب! بہت شکریہ۔ بہت شکریہ۔ تشریف رکھیں۔ ملک محمد جاوید اقبال اعوان!

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! لاء اینڈ آرڈر کے لئے 198۔ارب روپے رکھے گئے جو کہ ان کو برداشت نہیں ہو رہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: رانا صاحب! بہت شکریہ۔ جی، ملک صاحب! (شور وغل)

ملک محمد جاوید اقبال اعوان: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا ہے۔ میں وزیر اعلیٰ پنجاب، محترمہ وزیر خزانہ اور ان کی ٹیم کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے پانچواں بجٹ پیش کیا ہے۔ میں نے پچھلے پانچ بجٹس میں جو تجاویز دی تھیں اور پری بجٹ میں جو بھی تجاویز دی ہیں میں محترمہ وزیر خزانہ کو بتانا چاہتا ہوں کہ میں نے پوری محنت کر کے ان کو ایک فائل تیار کر کے دی تھی لیکن میری ان تمام سکیموں میں سے ایک سکیم بھی اے ڈی پی میں شامل نہیں کی گئی۔ یہ کیا وجہ ہے، کیا میرا حلقہ پی پی-39 پنجاب کا حصہ نہیں ہے؟

جناب سپیکر! میں نے اپنے ضلع کا جو سب سے اہم مسئلہ تھا وہ لفٹ اریگیشن سکیم جو میانوالی خوشاب میں بنائی گئی تھی وہ میانوالی کے کسان وہاں پر مفاد حاصل کر رہے ہیں، جب یہ ضلع خوشاب میں پہنچی تو وہاں بند کر دی گئی، میں نے ان پانچوں بجٹ میں یہ تجویز دی ہے کہ اربوں روپیہ اس پر خرچ ہوا ہے تو کیا وجہ ہے کہ اس کو دوبارہ شروع نہیں کیا جا رہا؟ براہ مہربانی اس کو دوبارہ شروع کیا جائے تاکہ میرے ضلع خوشاب کے کسان اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔

جناب سپیکر! ایک اہم مسئلہ جو کہ ضلع خوشاب کی سیم کو ختم کرنے کے لئے وہاں سکارپ محکمہ نے ٹیوب ویل لگائے تھے، ورلڈ بنک کی امداد سے وہاں ٹیوب ویلوں کی وجہ سے تمام ضلع کی جو سیم تھی وہ ختم ہو گئی لیکن ہر سال اس کی بجلی کاٹ دی جاتی ہے، پھر منت سماجت کر کے دوبارہ پیسے لینے پڑتے ہیں اور اس دوران جو پانی نیچے ہوتا ہے وہ اوپر چڑھ آتا ہے، اگر یہی حال رہا تو وہ جو تمام منصوبہ ہے جس پر اربوں روپے لگے ہیں اور وہ زمین جو کسی قابل نہیں تھی اس کے اوپر اب سونے کی طرح تمام فصلیں کاشت کی جا رہی ہیں۔ میں نے یہ درخواست کی تھی کہ اس کو اے ڈی پی کا حصہ بنایا جائے، ہر سال اس کے لئے خصوصی فنڈ جاری کیا جائے تاکہ وہ جو بجلی کا بل ہے وہ آسانی سے ادا ہو سکے۔

جناب سپیکر! میرا جو حلقہ ہے وہاں تعلیم کی بہت قلت ہے۔ میں نے ایک تجویز دی تھی کہ میرے حلقہ کے تمام پرائمری سکولوں کو مڈل اور مڈل کو ہائی کا درجہ دیا جائے۔ میرے پورے حلقے میں ایک ہی اکلوتا ڈگری کالج ہے جو نوشہرہ میں ہے، جو خوشاب سے 80 کلو میٹر دور ہے اس میں کسی قسم کی کوئی سہولت نہ ہے، نہ وہاں بس ہے، نہ وہاں گراؤنڈ ہے، نہ وہاں چار دیواری ہے، چار دیواری اتنی چھوٹی ہے کہ سڑک سے جاتے ہوئے تمام لوگوں کو نظر آتا ہے۔ وہاں جو رابطہ سڑک ہے وہ بھی کچی ہے، اگر بارش ہو جائے تو بچیاں نہیں جا سکتیں۔ میرا جو گھر ہے، میں جب بھی یہاں لاہور میں نہر سے جاتا ہوں تو بڑے اچھے بس سٹاپ مجھے نظر آتے ہیں، ہمارے حلقہ میں بس ہے نہ بس سٹاپ ہے۔ ہماری بچیاں بھی پنجاب کی رہنے والی ہیں، ان کا بھی حق بنتا ہے کہ انہیں بھی وہی سہولیات دی جائیں جو تمام علاقوں میں دی جا رہی ہیں۔

جناب سپیکر! ایک جو اہم مسئلہ ہے کہ میرے حلقہ میں جتنی بھی رابطہ سڑکیں ہیں وہ سب ٹوٹی پھوٹی ہیں۔ میں اپنے حلقہ کے کسی گاؤں میں نہیں جا سکتا ہوں۔ میں نے وہ تمام لسٹ بنا کر وزیر خزانہ کو دی ہے اس میں سے ایک سڑک بھی نہیں آئی ہے، کیا وجہ ہے؟ میں نے جو بھی تجاویز دی ہیں میری درخواست ہے کہ جناب جو میری فائل تھی اگر وہ ردی کی ٹوکری میں نہیں گئی تو اس میں سے چند تجاویز تو ڈال دی جائیں تاکہ جو آنے والا وقت ہے، جب الیکشن ہوں تو میں بھی اپنے حلقہ میں جانے کے قابل ہو جاؤں۔

جناب سپیکر! ہمارا جو مائننگ کا ایریا ہے وہاں کسی مائن پر کوئی سہولت نہیں ہے، ضلع خوشاب مائننگ کا ایک اہم جز ہے جو کہ ہم ترقیاتی کاموں میں، معیشت میں حصہ لے رہے ہیں لیکن وہاں نہ تو مائنوں پر کوئی سہولت دی جا رہی ہے اور جو مزدوروں کا اربوں روپے کا فنڈ ہے وہ محکمہ فنانس کے پاس پڑا ہے لیکن نہ جانے کیا وجہ ہے کہ محکمہ فنانس والے وہ فنڈ جاری نہیں کر رہے۔ اگر وہ فنڈ جاری کر دیں تو وہ مزدور جو اپنی جانوں پر کھیل کر معیشت میں حصہ لے رہے ہیں ان کے فلاحی کاموں میں وہ فنڈ کام آ سکے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ ملک جاوید صاحب! پلیز۔۔۔

ملک محمد جاوید اقبال اعوان: جناب سپیکر! نہیں۔ میری ایک بات۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: wind up کریں۔

ملک محمد جاوید اقبال اعوان: جناب سپیکر! میں wind up کرتا ہوں۔ میں نے اپنے تمام وہ مسائل جو main, main تھے وہ بتائے ہیں، جو صحت کی سہولیات ہیں وہ بھی میرے حلقہ میں نہ ہونے کے برابر ہیں کیونکہ یہ پہاڑی علاقہ ہے اور دامن پہاڑ ہے، وہاں کا جو زمینی پانی ہے وہ زہر سے بھی کڑوا ہے، کیا وجہ ہے کہ ہمارے وزیر اعلیٰ وہ وزیر اعلیٰ ہیں جن کو پنجاب سپیڈ کا درجہ دیا جاتا ہے۔ ہمارے دوست ملک چیین کے صدر نے کہا ہے کہ تمام محکمے پنجاب سپیڈ کی طرح کام کریں تو کیا وجہ ہے؟ کیا میرا حلقہ پنجاب میں نہیں آتا؟ لہٰذا میری استدعا ہے کہ میرے حلقہ کو بھی پنجاب سپیڈ میں شامل کیا جائے۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: ملک صاحب! بہت شکریہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ہم ملک جاوید اعوان کے ساتھ ہیں اور ان سے بھرپور اظہار یکجہتی کرتے ہیں اور محترمہ وزیر خزانہ سے گزارش ہے کہ ان پر رحم فرمائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ملک محمد وارث کلو!

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! شکریہ کہ آپ نے مجھے موقع دیا، میں بجٹ پر بات کرنے سے پہلے تھوڑا سا عرض کروں گا کہ نظام اسلام کے بعد جمہوریت بہترین نظام حکومت ہے اور اس میں composition حکومتی بنچز اور اپوزیشن کی ہے، اس میں اپوزیشن کی تعمیری تنقید کو welcome کرنا چاہئے۔

MR ACTING SPEAKER: Order in the House, Order in the House.

خاموشی اختیار کریں۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! کل جو تقاریر سنی گئیں ان میں مجھے بہت کم کم ہی اپوزیشن کا حقیقی روپ نظر آیا تنقید برائے تنقید ہوتی رہی اور اس میں جو اچھی چیزیں تھیں انہیں بھی نہیں سراہا گیا۔ میں اس سلسلے میں تھوڑا سا عرض کر دوں میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو 1970 بلین روپے کا بجٹ ہے اس کی آگے جو distribution ہے اس میں سب سے زیادہ توجہ اور اوّلین ترجیح تعلیم، صحت عامہ، زراعت، امن وانصاف اور مقامی حکومتوں کے شعبوں کو دی گئی ہے اور ان پر 1017۔ارب روپے مختص کئے ہیں جو کہ کل بجٹ کا 59 فیصد بنتا ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ سب سے زیادہ بجٹ تعلیم کو دیا گیا ہے اور تعلیم میں 345 بلین روپے رکھے گئے ہیں یہ پچھلے سال سے 11 فیصد rise بنتا ہے۔ تعلیم کے حوالے سے جو initiatives لئے گئے ہیں ان پر کل ادھر تنقید ہوتی رہی لیکن میں سمجھتا ہوں کہ پنجاب ایجوکیشن

فاؤنڈیشن (PEF) نے ایک نیا انداز دیا ہے ایک نئی جہت دی ہے اور یہ عوام میں زبردست سراہا جا رہا ہے کیونکہ PEF ایک standard education دے رہی ہے۔ پنجاب انڈوومنٹ فنڈ (PIF) پر بھی تنقید ہوئی، یہ انڈوومنٹ فنڈ 2- ارب روپے سے شروع کیا گیا تھا اور اب تو یہ 20- ارب روپے سے بھی cross کر گیا ہے۔ جو under developed areas ہیں جہاں ایجوکیشن میں پہلے بچیوں کو 200 روپے stipend دیا گیا تھا اب اسے ایک ہزار روپیہ کر دیا گیا ہے لہٰذا میں سمجھتا ہوں کہ اس بجٹ میں سب سے زیادہ توجہ ایجوکیشن پر دی گئی ہے جو کہ انتہائی ضروری تھی۔ اس کے بعد سب سے زیادہ توجہ ہیلتھ پر دی گئی ہے اس کے لئے 263 بلین روپے ہے یہ پچھلے سال سے 36 فیصد ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ 1970 بلین روپے کی amount کو بہت ہی سوچ سمجھ کر priorities کیا گیا ہے۔ اس پر وزیر اعلیٰ مبارکباد کے مستحق ہیں اور وزیر خزانہ صاحبہ بھی مبارکباد کی مستحق ہیں۔

جناب سپیکر! سرکاری ملازمین کو جو ریلیف دیا گیا ہے یہ apparently دس فیصد کا rise دیا گیا ہے لیکن ان کا جو 2010 سے ایڈہاک ریلیف چل رہا تھا اسے بنیادی تنخواہ کا حصہ بنا کر اس پر rise دیا گیا ہے جو تقریباً 15 فیصد بنتا ہے اس لئے ملازمین کے لئے یہ بہت اچھا package ہے۔ صحت میں پچھلے سال سے اب تقریباً 36 فیصد rise بنتا ہے اور تعلیم میں تقریباً 11 فیصد rise بنتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کلو صاحب! Wind up کریں۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! مہربانی کریں، اب میں تھوڑا سا اپنے حلقے کی طرف آتا ہوں، میرے حلقے میں گریٹر تھل کینال ہے۔ آپ کو پتا ہے کہ عرصہ دراز سے جب فیڈرل میں پیپلز پارٹی کی حکومت آئی تھی انہوں نے اسے exploit کر دیا تھا اور وہ نہر نہیں بنائی جا رہی تھی۔ میں کہتا ہوں کہ اب اس نہر کا فیز-II شروع کر کے پورے پنجاب پر ایک بہت بڑا احسان کیا گیا ہے کہ انہوں نے مکمل طور پر پورے فیز-II کے لئے پیسے رکھے ہیں۔ منکیرہ کینال شروع کرنے کے لئے بھی پیسے رکھے گئے ہیں، پھر ہمارے ہاں جہلم سے جلال پور کینال بن رہی ہے۔ میرے بھائی ملک صاحب تشریف فرما ہیں میں عرض کروں گا کہ پورے خوشاب کا ایریا جو ملک صاحب کا ایریا ہے یہاں یہ منصوبہ ایک پوری تبدیلی لائے گا اور جلال پور کینال جہلم اور خوشاب کے لئے ایک نئی نوید ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کلو صاحب! بہت شکریہ

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! مہربانی۔ بس تھوڑا سا اور ٹائم دے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت لمبی لسٹ ہے۔ آپ اپنی تجاویز دے دیں۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! آپ نے روک دیا۔ میں نے ابھی خیبر پختونخوا، ایجوکیشن اتھارٹی، Revamping of THQs, DHQs پر بات کرنی تھی۔ اب میں اپنا بتاتا ہوں کہ میرا لنگر والا bridge 3۔ارب 26 کروڑ روپے کی لاگت سے تقریباً مکمل ہو چکا ہے ابھی اس کے 32 کروڑ رہتے تھے وہ بھی allocate کئے گئے ہیں۔ مجھے نورپور سے جھنگ 55 کلو میٹر روڈ دی گئی ہے جو تقریباً 60 کروڑ روپے کی ہے، 20 کلو میٹر جمالی سے کھاٹواں روڈ دی گئی ہے اس کی بھی کافی amount ہے، پانچ سکول اپ گریڈ کئے گئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! میرے بھائی ملک جاوید صاحب گنوا نہیں سکے ان کے حلقے میں بھی کافی سکیمیں ہیں میں نے پڑھی ہیں۔ اب میں میڈم منسٹر صاحبہ کو دو تجاویز دوں گا۔ پہلی تجویز تو یہ ہے کہ میرے حلقہ کی تحصیل نورپور تھل پچھلے پانچ سال سے آفت زدہ آ رہی ہے۔ یہ سارا بارانی علاقہ ہے اور یہاں پانچ سال سے قحط سالی ہے۔ جس طرح وزیر اعلیٰ نے پہلے 100۔ارب روپیہ کسانوں کے لئے دیا لہٰذا میری استدعا ہے چونکہ ابھی وہاں کسانوں کی survival کا مسئلہ ہے جو subsistence holdings کے مالک لوگ ہیں ان کے قرضہ جات معاف کئے جائیں۔ محترمہ وزیر خزانہ سے گزارش ہے کہ یہ note فرما لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کلو صاحب! آپ دوسری تجویز محترمہ وزیر خزانہ کو note کروا دیں۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! یہ آپ کے فائدے کی بات ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں محترمہ کو floor دے چکا ہوں آپ میرے فائدے کے لئے ویسے ہی انہیں تجویز دے دیں۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! پنجاب ایگریکلچر کمیشن بنایا گیا ہے اور وہ بڑا کام کر رہا ہے رانا ثناء اللہ بھی تشریف رکھتے ہیں پچھلے دنوں معزز ممبر ڈاکٹر سید وسیم اختر نے قرارداد دی تھی جو واپس کرائی تھی۔ میری استدعا ہے کہ پنجاب ایگریکلچر کمیشن نے انکم ٹیکس کے حوالے سے اپنی سفارشات دے دی ہیں ان پر enactment کی جائے تاکہ پرانا law repeal ہو کر نیا law بن جائے اور یہ اس اسمبلی میں تقریباً

70فیصد زمینداروں کے لئے بہت بڑا تحفہ ہو گا چونکہ ابھی ہمارے سروں پر پرانا انکم ٹیکس لاء لٹک رہا ہے لہٰذا میں لاء منسٹر سے بھی گزارش کروں گا کہ وہ اس پر عملدرآمد کرائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ مدیحہ رانا!

محترمہ مدیحہ رانا: جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آپ نے مجھے مالی سال 18-2017 کے بجٹ پر بات کرنے کا موقع فراہم کیا۔ پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت نے یہ پنجاب میں لگاتار دسواں بجٹ پیش کیا ہے۔ میں اس تاریخ ساز کارنامہ پر وزیراعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف، وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف، وزیر خزانہ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا اور قائد ایوان کی ساری ٹیم کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں کہ جنہوں نے پنجاب کی تاریخ کے سب سے بڑے حجم یعنی 1970۔ارب اور 70کروڑ روپے کے بجٹ کی تجاویز پیش کیں۔

جناب سپیکر! خادم اعلیٰ پنجاب نے ہر تنقید کا خندہ پیشانی سے مقابلہ کیا اور کبھی بھی اپنی محنت پر تنقید کو حاوی نہیں ہونے دیا یہی وجہ ہے کہ ہماری حکومت پچھلے سال کی نسبت اس سال مزید بہتر اور عوام دوست بجٹ بنانے میں کامیاب ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے اپنے قائد میاں محمد نواز شریف اور وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کی خدمت میں یہ شعر عرض کرنا چاہتی ہوں کہ:

میں چاہنے والوں کو مخاطب نہیں کرتا
اور ترک تعلق کی میں وضاحت نہیں کرتا
میں اپنی جفاؤں پہ نادم نہیں ہوتا
میں اپنی وفاؤں کی تجارت نہیں کرتا
خوشبو کسی تشہیر کی محتاج نہیں ہوتی
سچا ہوں مگر اپنی وکالت نہیں کرتا

جناب سپیکر! میں سب سے پہلے انرجی بحران پر بات کرنا چاہوں گی کہ موجودہ بجٹ میں انرجی بحران پر قابو پانے کے لئے 18۔ارب روپے کی خطیر رقم مختص کی گئی ہے۔ پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت کو [***************] کی وجہ جو مشکلات ورثے میں ملی تھیں ان میں سے

---

* بحکم جناب قائم مقام سپیکر صفحہ نمبر 156 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

ایک مشکل لوڈشیڈنگ بھی تھی لیکن ہماری حکومت نے اسے چیلنج کے طور پر لیا۔ انرجی کے بحران سے نمٹنے کے لئے ہماری حکومت نے ہنگامی اقدامات کئے، اربوں روپے کے منصوبے بنائے اور وہ پایۂ تکمیل کو پہنچے ان میں ساہیوال کول پاور پراجیکٹ اپنی مثال آپ ہے جو ریکارڈ مدت میں مکمل ہوا اور ریکارڈ پیداوار دے رہا ہے۔ بھکی پاور پلانٹ، قائداعظم سولر پاور پلانٹ، حویلی بہادر شاہ اور بلوکی کے پاور پلانٹ بھی اپنی مثال آپ ہیں۔

جناب سپیکر! میرا تعلق فیصل آباد سے ہے اور فیصل آباد ایک صنعتی شہر ہے۔ حکومت نے انڈسٹریل زونز کو لوڈشیڈنگ سے مبرّا قرار دیا تھا جس کے نتائج سامنے آرہے ہیں۔ ہماری صنعتوں کو بجلی کی فراہمی بلاتعطل جاری ہے جس کے ثمرات وفاقی بجٹ میں بڑے نمایاں اعداد وشمار سے واضح ہیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! محترمہ نے بات کرتے ہوئے ہمارے لیڈر کے بارے میں بہت غلط remarks دیئے ہیں ان کو کارروائی سے حذف کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ان الفاظ کو کارروائی سے حذف کیا جاتا ہے۔

محترمہ مدیحہ رانا: جناب سپیکر! چائنا کی مدد سے نہ صرف پنجاب بلکہ پورے پاکستان میں CPEC کے زیرِ سایہ بے شمار انرجی پراجیکٹس کی منصوبہ بندی ہو رہی ہے۔ CPEC کی کامیابی پاکستان مسلم لیگ (ن) کی بہت بڑی کامیابی ہے۔ چائنا کی یہ سرمایہ کاری ایک طرف انرجی کی کمی کو دُور کرے گی اور دوسری طرف بے روزگاری کے خاتمے کا سبب بنے گی۔

نام اُونچا زمانے میں ہر انداز رہے گا
نیزے پہ بھی سر اپنا سرفراز رہے گا
جو صاحب دِل ہے ہمیں ابرار کہے گا
جو بندہ حُر ہے ہمیں احرار کہے گا

جناب سپیکر! اب میں ٹیکنیکل ایجوکیشن کی بات کروں گی۔ ہمیشہ کی طرح ٹیکنیکل ایجوکیشن مسلم لیگ (ن) کی ترجیحات میں شامل ہے۔ میرے قائد میاں محمد شہباز شریف کا وژن ہے کہ ٹیکنیکل ایجوکیشن کی بدولت ہی ملک کو ترقی کی راہ پر گامزن کیا جا سکتا ہے۔ اسی حوالے سے پچھلے سال 20 لاکھ افراد کو فنی تربیت دینے کا پروگرام بنایا گیا اور اس پر کامیابی سے عمل جاری ہے۔ میں TEVTA کے کردار کو فعال بنانے پر بھی خادم اعلیٰ کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں۔ خادم اعلیٰ نے بے شمار ٹیکنیکل کورسز

شروع کرائے اور ان کورسز کے لئے عمر کی کوئی قید نہیں رکھی گئی اور کورسز کرنے والوں کو tool kits کے علاوہ وظائف بھی دیئے جاتے ہیں جس کے انتہائی قابل قدر نتائج سامنے آئے ہیں۔

جناب سپیکر! پاکستان اور چائنا کی لازوال دوستی سے محبت کا اظہار خادم اعلیٰ پنجاب نے اس طرح کیا ہے کہ چائنیز لینگویج کورسز پورے پنجاب میں شروع کرائے گئے اور طلباء و طالبات کو چائنیز لینگویج کورسز کرانے کے لئے چائنا بھی بھیجا گیا ہے اور یہ سلسلہ جاری و ساری رہے گا۔ چائنیز لینگویج سکالرشپ پروگرام کے لئے 70 کروڑ روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے جو انتہائی احسن قدم ہے۔ اس پر میں اپنے قائد میاں محمد شہباز شریف کی نذر یہ شعر کروں گی کہ:

منزل کی طلب ہوتی ہے جنہیں
گرداب سے کب گھبراتے ہیں
محدود ہو جن کا ذوقِ طلب
ساحل پہ وہی رہ جاتے ہیں

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! wind up کر لیں۔

محترمہ مدیحہ رانا: جناب سپیکر! ہمارے قائد میاں محمد شہباز شریف کے وژن کے مطابق 2011 سے پنجاب میں بلا سود قرضہ جات دیئے جا رہے ہیں۔ ان بلا سود قرضہ جات سے خواتین اپنے خاندانوں کی کفیل بنی ہیں اور ملکی ترقی میں بھی اس کے اثرات واضح طور پر نظر آ رہے ہیں۔ آئندہ بھی یہ خواتین پنجاب کی خوشحالی اور ترقی کا باعث بنیں گی۔ پنجاب کی خواتین کے تحفظ کے لئے میاں محمد شہباز شریف نے جو اقدامات کئے ہیں وہ کسی سے ڈھکے چھپے نہیں اور دوسرے صوبوں میں اس کی مثال نہیں ملتی اس پر پنجاب بھر کی خواتین خادم اعلیٰ کی شکر گزار ہیں۔ خواتین کے حقوق کے لئے پنجاب اسمبلی کے اس ایوان سے ایسی قانون سازی کرائی گئی ہے کہ جس سے پنجاب کی خواتین کو ہر سطح پر تحفظ کا احساس ہونے لگا ہے۔

جناب سپیکر! میں The Protection Against Harassment of Women at the Workplace Act 2010 کا ذکر کرنا چاہوں گی۔ اس قانون کے بننے کے بعد خواتین اپنے آپ کو کام کرنے کی جگہ پر محفوظ سمجھتی ہیں۔ اسی طرح میں The Punjab Commission on the Status of Women Act, 2014 کا بھی ذکر کروں گی۔ کمیشن بنانے کا مقصد یہ ہے کہ خواتین کے ساتھ منصفانہ سلوک کیا جائے اور معاشرے میں کسی بھی

جگہ ان کے ساتھ ظلم اور زیادتی نہ ہو۔انہیں وراثت میں پورا حق حاصل ہے اور وہ اس کے لئے قانونی چارہ جوئی اس کمیشن کے ذریعے کر سکتی ہیں۔

جناب سپیکر!اس کے علاوہ The Punjab Fair Representation of Women Act, 2014 پاس کیا گیا ہے۔اس قانون کے بننے سے خواتین کو ہر شعبہ میں ایک خاص تناسب سے نمائندگی دی گئی ہے جو ناقابل فراموش کارنامہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ!بہت شکریہ۔اب آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ مدیحہ رانا: جناب سپیکر!میں صرف ایک منٹ مزید بات کرنا چاہوں گی۔اس کے بعد The Punjab Protection of Women Against Violence Act, 2016 منظور کیا گیا۔جب یہ قانون منظور کروایا گیا تو اس پر میرے قائد کو بہت زیادہ تنقید کا نشانہ بنایا گیا تھا لیکن آج خواتین اسی بل کی وجہ سے محفوظ ہیں۔پنجاب کی خواتین کے احساس تحفظ میں یہ قانون اوّلین حیثیت رکھتا ہے۔میرے قائد اور خادم اعلیٰ پنجاب نے صوبہ کی خواتین کو تحفظ، طاقت، حوصلہ، ہمت اور اعتماد دیا ہے۔اس پر ہماری خواتین یہی کہتی ہیں کہ:

اگر کسی میں ہمت ہے تو ہماری پرواز میں لائے کمی
ہم پروں سے نہیں حوصلوں سے اُڑا کرتے ہیں

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بہت شکریہ۔اب سید عبدالعلیم شاہ صاحب بات کریں گے۔

محترمہ مدیحہ رانا: جناب سپیکر!ہم بڑھکیں نہیں مارتے، دھرنے نہیں دیتے، جھوٹ نہیں بولتے، منافقت اور اقتدار کے حصول کی سیاست نہیں کرتے بلکہ صرف اور صرف کام اور ملکی ترقی پر یقین رکھتے ہیں۔دھرنوں کے نام پر سیاسی جہالت پھیلانے، ملکی ترقی روکنے، عوام کو ورغلا کر حقوق سے دُور کرنے کی کوشش کرنے والے سُن لیں کہ:

میری صدا کو دبانا تو خیر ممکن ہے
مگر حیات کی للکار کون روکے گا
فصیل آتش و آہن بہت بلند سہی
بدلتے وقت کی رفتار کون روکے گا

جناب قائم مقام سپیکر: سید عبدالعلیم شاہ! آپ بات کریں کیونکہ میں نے floor آپ کو دیا ہے۔

سید عبدالعلیم: جناب سپیکر! محترمہ خاموش ہوں گی تو پھر ہی میں بات کروں گا۔

محترمہ مدیحہ رانا: جناب سپیکر! اپوزیشن سوائے شور شرابہ، پوائنٹ سکورنگ اور کنسرٹ کرنے کے علاوہ کچھ نہیں کر سکتی۔ ہماری اپوزیشن کو اس متوازن بجٹ میں کوئی اچھائی نظر آئے یا نہ آئے لیکن انشاءاللہ عوام اس بجٹ کو ضرور سراہیں گے۔ میں اپوزیشن کی ہٹ دھرمی کی نذر یہ شعر کرتی ہوں کہ:

ملت کے دُکھوں کا جو مداوا نہیں کرتے
کرسی کے لئے وہ کام کیا کیا نہیں کرتے
میدانِ الیکشن میں گئے ہار تو غم کیا
جو مرد ہیں وہ ہمت کبھی ہارا نہیں کرتے
کچھ لوگوں کی فطرت میں ہے ڈھٹائی
وہ ذلت و رسوائی کی پرواہ نہیں کرتے
اللہ اُٹھائے تو اُٹھائے الگ بات
بندوں کے اُٹھانے سے تو اُٹھا نہیں کرتے

جناب قائم مقام سپیکر: سید عبدالعلیم شاہ صاحب! کیا آپ نے بات نہیں کرنی؟ میں آپ کو floor دے چکا ہوں اور آپ کا وقت شروع ہو چکا ہے۔

سید عبدالعلیم: جناب سپیکر! اس طرح بات کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: چلیں، آپ رہنے دیں۔ چودھری محمد اقبال!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ محترمہ راحیلہ خادم حسین!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جناب شہزاد منشی!

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! میں نے کل کے لئے وقت مانگا تھا۔ میں نے مورخہ 7۔ جون کو بات کرنے کے لئے request کی تھی۔

جناب قائم مقام سپیکر: میرے پاس آج کی تاریخ میں آپ کا نام ہے۔ بہر حال آپ کل بات کر لیجئے گا۔ ملک محمد احمد خان!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ مولانا مسرور نواز جھنگوی!

مولانا مسرور نواز جھنگوی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! 2۔جون 2017 بروز جمعۃ المبارک پنجاب اسمبلی میں صوبہ پنجاب کا 18-2017 کا بجٹ پیش کیا گیا۔ میں کہنا چاہوں گا کہ یہ بجٹ ایک مذاق تھا اور اس بجٹ سے پہلے پری بجٹ بحث بھی ایک مذاق تھی۔ اس پری بجٹ بحث کے بعد بجٹ پیش کر کے آج بجٹ پر عام بحث بھی ایک مذاق ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: مولانا صاحب! یہ آپ کیا باتیں کر رہے ہیں؟ یہ تو کوئی طریق کار نہیں ہے۔

مولانا مسرور نواز جھنگوی: جناب سپیکر! مجھے بولنے کا موقع دیا جائے اور اگر میری بات غلط ہو گی تو پھر آپ بے شک مجھے روک دیجئے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: مولانا صاحب! آپ بجٹ پر بات کریں۔

مولانا مسرور نواز جھنگوی: جناب سپیکر! اگر بجٹ تقریر کا مقصد حکومتی ممبران کی ہو ہا اور اپوزیشن کی سیٹیاں تھیں تو یقیناً وہ مقصد بجٹ تقریر کے دوران پورا ہو چکا ہے۔ اس بجٹ میں غریب آدمی کی آواز کو کسی نے نہیں سُنا، کسان کی آواز کو کسی نے نہیں سُنا اور مزدور کی آواز کو کسی نے نہیں سُنا۔ حقیقت حال یہ ہے کہ میں حلقہ پی پی۔78 سے تعلق رکھتا ہوں اور میں نے پری بجٹ بحث کے موقع پر اپنے حلقے کے مسائل وزیر خزانہ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا کو نوٹ کروائے تھے اور جناب سپیکر نے بھی انہیں نوٹ کیا تھا لیکن میری ایک گزارش کو بھی اس بجٹ کا حصہ نہیں بنایا گیا۔ آخر اس کی وجوہات کیا ہیں؟ میرے علاقے کے عوام کو کیا صاف پینے کا پانی دستیاب نہیں ہونا چاہئے، کیا میرے علاقے کی عوام کا تعلیم پر کوئی حق نہیں ہے اور کیا میرے علاقے کی عوام کا صحت پر کوئی حق نہیں ہے؟ ہم نے ہسپتال مانگا ہمیں نہیں دیا گیا، ہم نے یونیورسٹی مانگی ہمیں نہیں دی گئی اور ہم نے سیوریج سسٹم مانگا ہمیں نہیں دیا گیا حالانکہ ہمارا سیوریج سسٹم 30 سال پُرانا ہے اور وہ مکمل طور پر collapse کر چکا ہے۔ سیوریج کا پانی زیر زمین پانی کا حصہ بن کر پورے شہر کے پانی کو گندا کر چکا ہے۔ جھنگ کا پانی ملک کے پانیوں میں سب سے اچھا اور میٹھا پانی تھا لیکن آج جھنگ کا پانی بیماریوں سے بھرا ہوا ہے۔ یہ پنجاب حکومت ہمارے ساتھ جو ظلم اور زیادتی کر رہی ہے وہ قطعاً برداشت نہیں کی جائے گی۔

جناب سپیکر! میں نے یہاں ایوان میں کھڑے ہو کر دو باتیں کہی تھیں۔۔۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: آپ بات کرنے کا انداز درست کریں۔

مولانا مسرور نواز جھنگوی: محترمہ! آپ صبر کریں اور اپنے وقت پر بات کیجئے گا۔ میری گفتگو کے دوران کسی کو بولنے کی اجازت نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: مولانا صاحب! آپ مجھے مخاطب کریں۔ آپ Chair کو address کریں۔

مولانا مسرور نواز جھنگوی: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ میری تمام گزارشات پر قطعاً نظر ثانی نہیں کی گئی اور ہمارے ساتھ تو زیادتی کی گئی ہے اگر ہمیں اُس زیادتی کا حساب سڑکوں پر لینا ہے تو پھر جھنگ کی عوام پنجاب کی سڑکوں پر نکل کر اپنے خلاف ہونے والی زیادتی کا پورا پورا حساب لے گی اور اگر ہمیں اپنے حقوق سڑکوں پر ملنے ہیں اور اس نمائندہ floor پر بات کرنے کے بعد بھی ہمارے حقوق کو پورا نہیں کیا جاتا تو پھر بتلایا جائے کہ ہم کس طرف رُخ کر سکتے ہیں، ہمیں بتایا جائے کہ ہم کس کے سامنے اپنی گزارشات پیش کریں، کس کے سامنے اپنے علاقے کے مسائل کو ظاہر کریں؟ ہمیں بتلائیں کہ ایک تحصیل کے ووٹ حاصل کرنے کے بعد جب اس floor پر بات کرتے ہیں تو اُس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ آپ کی گفتگو کو سُنا جاتا ہے، نہ مانا جاتا ہے، نہ تسلیم کیا جاتا ہے اور صرف وہ تسلیم کیا جاتا ہے جو پنجاب کے حکمران کی مرضی ہوتی ہے اگر یہاں پر صرف مرضی چلنی ہے تو پھر اس floor کو ختم کر دیا جانا چاہئے، پھر ووٹ کو نہیں ہونا چاہئے، پھر اسمبلی کا ممبر نہیں بننا چاہئے، اگر اسمبلی کا ممبر بننے کے بعد اُس کا مقصد یہ ہو کہ پورے علاقے کے افراد کے مسائل کو یہاں پر ظاہر کرنا ہے تو پھر ہمارے مسائل حل کیوں نہیں کئے جاتے؟

جناب سپیکر! ADP میں میرے شہر کے اربن ایریا کو کوئی حصہ نہیں دیا گیا اور یہ فقط آج کی بات نہیں ہے پچھلے 27 سال سے میرے شہر کے حقوق غصب کئے جا رہے ہیں۔ میں نے یہاں اس floor پر آکر پہلی گفتگو کی، پھر انتظار کیا کہ شاید آنے والے بجٹ کا کچھ حصہ میرے شہر کو ملے گا۔ پھر بجٹ تقریر سے پہلے مجھے ایک Proforma دیا گیا اور کہا گیا کہ اس کو آپ fill کریں حکومت اس کو بجٹ کا حصہ بنائے گی۔ ہم نے اُس Proforma کو fill کیا، یہاں پر پری بجٹ تقریر ہوئی اور جناب سپیکر نے جھنگ کی یونیورسٹی کا نام specially لکھا اور مجھ سے بارہا سوال کیا اور پوچھا کہ اس یونیورسٹی کا نام کیا ہے اور سیکرٹری، پنجاب اسمبلی نے اُٹھ کر جناب سپیکر کو نام بتایا اور نام لکھوایا، اُس کے باوجود بھی اگر اُس یونیورسٹی کو اس بجٹ کا حصہ نہیں بنایا گیا تو بتائیے تو سہی کہ یہ ظلم کیوں کیا جا رہا ہے؟ اگر یہی سسٹم ہے تو پھر اس سسٹم کو ہم نہیں مانتے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر (مولانا مسرور نواز جھنگوی) نے بجٹ دستاویزات پھاڑ کر
پھینک دیں اور واک آؤٹ کر کے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

جناب قائم مقام سپیکر: مولانا صاحب! بہت شکریہ۔ میاں عرفان دولتانہ ۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ)!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ ملک مظہر عباس راں!

ملک مظہر عباس راں: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ ہر بجٹ میں ہم سے تجاویز بھی مانگی جاتی ہیں، ہم تقاریر بھی کرتے ہیں اور ہم حسب استطاعت تجاویز بھی دیتے رہتے ہیں۔ یہ بالکل سچ اور حقیقت ہے کہ ہماری اس حکومت کی پالیسیاں اور یہ بجٹ پچھلی حکومتوں کے بجٹوں سے اچھا اور مثالی ہے اس کا حجم بھی مثالی ہے، اس بجٹ میں زراعت کے لئے اقدامات اُٹھائے گئے، صحت کے لئے اقدامات اُٹھائے گئے، تعلیم کے لئے اقدامات تجویز کئے گئے، سڑکوں کا جو نظام دیا گیا وہ بھی مثالی ہے لیکن اچھائی اور بہتری کی گنجائش ہمیشہ رہتی ہے اور اگر تجزیہ کیا جائے تو یہاں پر ہمارے جتنے دوست باتیں کر رہے ہیں وہ اس میں مزید اچھائی چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے ایک پچھلی میٹنگ میں گزارش کی تھی کہ ہر ضلع کی RHC's میں آپریشن تھیٹر اور اُس کے equipment ہیں لیکن وہاں پر آپریشن نہیں ہوتا اور چھوٹے چھوٹے آپریشن بھی DHQ میں پہنچ جاتے ہیں۔ اگر آپ ایک وزٹنگ سرجن کی سیٹ ہر ضلع میں پیدا کریں تو RHC's میں اپنڈکس، ہرنیاں اور دوسرے چھوٹے چھوٹے آپریشن کے لئے مریض اکٹھے ہو جائیں تو وزٹنگ سرجن جا کر وہاں پر آپریشن کر سکے لیکن اس پر کوئی توجہ دینے کے لئے تیار نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں نے اس پر وزیراعلیٰ سے بات کی انہوں نے اُسی وقت ڈپٹی سیکرٹری سے کہا کہ خواجہ سلمان رفیق سے ان کی ملاقات کرائیں اور اُس بات کو ایک سال ہو گیا ہے۔ آپ تمام لوگ اس بات سے agree کریں گے کہ ہرنیوں یا کوئی پھوڑے کا آپریشن ہوتا ہے تو مریض نشتر ہسپتال میں چلا جاتا ہے اور برآمدوں میں لوگوں کے بیٹھنے کی جگہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر! ایگریکلچر کے حوالے سے ایک چھوٹی سی تجویز ہے کہ ہماری فی ایکڑ پیداوار ہمسایہ ملکوں سے بہت زیادہ کم ہے اُس کے لئے Hybrid seed کی ٹیکنالوجی حاصل کی جائے۔ ہمارے پاس Hybrid seed آ رہا ہے لیکن اُس کی قیمت بہت زیادہ ہے۔ اگر آپ اس کی ٹیکنالوجی حاصل کر کے یہاں پر وہ سیڈ تیار کریں تو اس سے پاکستان اور پنجاب کا بہت بھلا ہو سکتا ہے۔ اسی طرح ماہی پروری کے لئے بھی ہم تھائی لینڈ جیسے ملک سے مچھلی کا بچہ درآمد کر رہے ہیں اگر اُس کی ہیچری یہاں پر لگائی جائے اور

اُس کا مونو سیکس کر کے یہاں پر شروع کیا جائے کیونکہ ویتنام جیسے ملک اس طرح کی برآمد سے اربوں کھربوں روپے کما رہے ہیں اور ہمارے جیسا زرعی ملک یہ چیزیں درآمد کر رہا ہے لہٰذا اس پر توجہ دی جائے۔

جناب سپیکر! اب میں اپنے حلقہ کے حوالے سے کچھ باتیں کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے پچھلے بجٹ میں بھی ذکر کیا تھا کہ ہم 65/75 فیصد دیہاتوں سے منتخب ہو کر آئے ہیں لیکن شہری علاقے سے ہم یرغمال ہو چکے ہیں۔ دیہاتوں کے لئے کچھ نہیں کیا جاتا اور اس لئے کچھ نہیں کیا جاتا کہ دیہاتوں کے نمائندگان احساس محرومی اور احساس کمتری کا شکار ہیں کہ یہاں کھڑے ہو کر ہم اپنے علاقے کے لئے بات ہی نہیں کرتے۔ اگر بجٹ کو bifurcate کیا جائے تو 50 فیصد سے زیادہ شہروں پر خرچ کیا جا رہا ہے۔ میں یہاں پر ایک مثال دوں گا کہ ویسٹ مینجمنٹ کمپنیاں شہروں کے لئے بنائی جا رہی ہیں جن پر کروڑوں روپے خرچ کئے جا رہے ہیں لیکن دیہات میں یونین کونسل کو ایک بھی صفائی کرنے والا ورکر دستیاب نہیں ہے تو یہ discrimination کیوں ہے؟ آپ لوگ دیہاتوں کے بھی نمائندگان ہیں اور دیہاتوں کی نوجوان نسل اب کروٹ لے رہی ہے اور وہ سامنے سے سوال کرتے ہیں وہ اب سوال بھی کرتے ہیں، وہ گراؤنڈز بھی مانگتے ہیں، وہ صاف پانی اور صفائی کی سہولت بھی مانگتے ہیں۔ میں تفصیل میں جاؤں گا تو گھنٹیاں بج جائیں گی۔ میں کہتا ہوں کہ جو بھی منصوبہ بنتا ہے وہ شہروں کے لئے بنتا ہے۔ خدارا انصاف کیا جائے۔

جناب سپیکر! میں نے پچھلی دفعہ بجٹ پر تقریر کی تو ایک اخبار نے لکھا کہ inequality پر بات ہوئی ہے لیکن آج میں کہتا ہوں کہ دیہات اور شہر کے درمیان اب discrimination ہو رہی ہے۔ مہربانی کی جائے اور اس کے لئے کوئی تو سٹینڈرڈ بنایا جائے۔ ہم 70,60 فیصد ہیں آپ ہمیں 30,20 فیصد کے تناسب سے ہی accommodate کر لیں۔ آپ 70 فیصد شہر کو دے دیں 30 فیصد تو ہمیں دیں لیکن یہ بھی نہیں ہوتا۔ میرے یہاں بیٹھے دوست دیہات سے ہی منتخب ہو کر آئے ہیں لیکن وہ اس بات پر توجہ نہیں دے رہے۔ آپ نے بالآخر اپنے حلقوں میں جانا ہے۔ اب وہاں پر ایک شعور کی لہر اٹھ رہی ہے۔ اس کا یہ اثر ہو گا کہ پھر آپ کو حساب دینا پڑے گا۔

جناب سپیکر! میں آخر میں یہی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ خدارا انصاف کیجئے discrimination نہ کیجئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ محترمہ فوزیہ ایوب قریشی!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ چودھری محمد اکرام!

چودھری محمد اکرام: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں سب سے پہلے محترمہ وزیر خزانہ اور ان کی پوری ٹیم کو 1970۔ارب 70 کروڑ روپے کا صوبائی بجٹ 18-2017 پیش کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں اپنے قائد میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کا شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے سیالکوٹ کو موٹروے جیسا بڑا منصوبہ دیا ہے جو انشاء اللہ تعالیٰ 2018 تک مکمل ہو جائے گا۔ میں اپنے قائدین کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے سیالکوٹ میں یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی کے لئے رقم allocate کی۔ ہم سیالکوٹ میں خواجہ محمد صفدر میڈیکل کالج بنانے پر بھی میاں محمد نواز شریف، میاں محمد شہباز شریف اور ان کی ساری ٹیم کے شکر گزار ہیں۔ یہاں سے ایک سو سے زائد ڈاکٹر ہر سال بن رہے ہیں۔ میاں محمد شہباز شریف نے سیالکوٹ کی رنگ روڈ کے لئے رقم مختص کی ہے جس پر ہم ان کے شکر گزار ہیں۔ اس ADP میں سیالکوٹ تا ایمن آباد سڑک کے لئے جو پیسے رکھے گئے ہیں اس کے لئے سیالکوٹ کے عوام ان کے شکر گزار ہیں۔ Blind چوک اور overhead bridge کے لئے فنڈز، شاہ پورہ ڈیفنس روڈ پر overhead bridge کے لئے ADP میں جو پیسے رکھے گئے ہیں اس پر ہم دل کی اتھاہ گہرائیوں سے ان کے شکر گزار ہیں۔ اس کے علاوہ سیالکوٹ شہر کی ڈویلپمنٹ کے لئے جو فنڈز رکھے گئے ہیں ہم اس کے لئے بھی شکر گزار ہیں۔

جناب سپیکر! ہم چاہتے ہیں کہ سیالکوٹ میں صاف پانی کے لئے بھی فنڈز مختص کئے جائیں۔ میرے حلقہ پی پی۔122 میں پبلک پارک اور جمنیزیم بنانے کے لئے بھی فنڈز مختص کئے جائیں۔ سیالکوٹ کارپوریشن ہے لیکن وہاں کوئی بھی بس سٹینڈ نہیں ہے میری درخواست ہوگی کہ سیالکوٹ میں بس سٹینڈ کے لئے بھی رقم مختص کی جائے۔ سیالکوٹ میں جانوروں کی خرید وفروخت کے لئے ماڈل منڈی بنانی چاہئے۔ ڈسٹرکٹ جیل 1860 کی بنی ہوئی ہے اس کے لئے میں کافی دفعہ درخواست کر چکا ہوں۔ اس کے لئے بھی رقم مختص کی جانی چاہئے۔ میری یہ بھی درخواست ہے کہ رنگ پورہ چوک میں بھی overhead bridge بنایا جائے۔ ہمارے قائد میاں محمد شہباز شریف جب چیمبر آف کامرس گئے تھے تو سیالکوٹ میں صحافی کالونی بنانے کے لئے وعدہ کیا تھا۔ میری یہ درخواست ہوگی کہ ہمارا tenure پورا ہو رہا ہے اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ سیالکوٹ صحافی کالونی کے لئے بھی پیسے رکھے جائیں۔ میرے حلقہ

میں BHU جوڑے والی کی عمارت بالکل بے کار اور ناکارہ ہو چکی ہے۔ میں چاہوں گا کہ اس کے لئے بھی رقم مختص کی جائے تاکہ 35 ہزار کی آبادی اس BHU سے مستفید ہو سکے۔

جناب سپیکر! ہیلتھ انشورنس کے لئے میری یہ درخواست ہو گی کہ سیالکوٹ ضلع میں بھی ہیلتھ انشورنس کے لئے پروگرام بنایا جائے اور ہر غریب آدمی کو ہیلتھ انشورنس کارڈ جاری کیا جائے۔

جناب سپیکر! نالہ ڈیک کے دونوں اطراف ہر سال سیلاب کی وجہ سے تباہ کاری ہوتی ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس کی پکی دیواری بنائی جائیں۔ میں نے پہلے بھی یہ منصوبے محترمہ وزیر خزانہ کو دیئے ہوئے ہیں لیکن اس ADP میں ہمارا کوئی منصوبہ نہیں آیا۔ میں امید کرتا ہوں اور چاہوں گا کہ ان منصوبوں پر عملدرآمد کے لئے فنڈز مختص کئے جائیں۔ بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، محمد وحید گل!

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! شکریہ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تاریخ ساز بجٹ اسمبلی میں پیش کیا گیا ہے۔ اس کے تحت ہیلتھ، ایجوکیشن اور صاف پانی کے لئے جو figures سامنے آئی ہیں اس کے مطابق اگر صحیح طور پر اس کا استعمال ہوا تو انشاء اللہ صوبہ کے اندر ہم سمجھتے ہیں کہ بہتری ضرور آئے گی۔

جناب سپیکر! یہ جو کہا گیا ہے کہ:

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

جناب سپیکر! آج شہباز پاکستان کو یہ اعزاز حاصل ہے کسی اور وزیر اعلیٰ کو نہیں حاصل کہ وہ اپنے صوبہ کے اندر بجلی کے پاور پلانٹ لگائے اور انرجی کرائسز کو ختم کرے۔ آج میاں محمد شہباز شریف نے صوبہ میں انڈوومنٹ فنڈ کا جو قیام کیا ہے کسی اور وزیر اعلیٰ کو اس کی توفیق نہیں ہے۔ آج اس انڈوومنٹ فنڈ کے ذریعے سے ہزاروں بچے مستفید ہو رہے ہیں اور تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ میں یہ کہوں گا کہ کچھ پروگرام اس طرح کے ہیں کہ جنہیں فوری طور پر شروع کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ہر مزدور کی انشورنس کرنا بڑا ضروری ہے۔ اگر ہر مزدور کی انشورنس ہو گی تو وہ جب بیمار ہو گا تو اس کا علاج معالجہ ہو سکے گا۔ یہ اعزاز بھی یقینی طور پر وزیر اعظم اور وزیر اعلیٰ کو جاتا ہے کہ کئی اضلاع کے اندر اس سکیم کا اجراء ہو چکا ہے۔ ہمارے لیبر منسٹر یہاں بیٹھے ہوئے ہیں میں ان کی توجہ اس جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ اگر ہم مزدوروں کا سوشل سکیورٹی میں اندراج کرنے میں سو فیصد کامیاب ہو جائیں یعنی جتنی فیکٹریاں لگی ہوئی ہیں ان میں جتنے مزدور ہیں ان کی

سوشل سکیورٹی رجسٹریشن ہو جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ مزدور کی فلاح کے لئے بہترین کام ہو گا۔ اس کے ساتھ ساتھ میں نے دیکھا کہ yellow cab scheme متعارف کرائی جا رہی ہے تو میری تجویز ہو گی کہ جب ایک ٹیکسی کی انشورنس کی جاتی ہے جو بنک کرتا ہے تو اس ٹیکسی سے کہیں زیادہ ایک انسان کی value اور قیمت ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس ٹیکسی کے ساتھ ساتھ ٹیکسی ڈرائیور اور سواریوں کو بھی insured ہونا چاہئے۔ میری دو تین تجاویز بہت اہم ہیں۔ لب نہر میسن ایک علاقہ ہے، اگر وہاں پر پُل بنا دیا جائے تو نارووال سے لاہور تک کی مسافت میں دو گھنٹے کا فرق پڑ جائے گا اس طرح یہ آپس میں جڑواں شہر بن سکتے ہیں۔ فی الحال وہاں پر لوگ کشتیوں کے ذریعے سفر کرتے ہیں۔ اسی طرح سے داروغہ والا کو پُل کے ذریعے جی ٹی روڈ کے ساتھ لنک کر دیا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ گوجرانوالہ اور لاہور کا فاصلہ کم ہو سکتا ہے۔

جناب سپیکر! اگر وزیر خزانہ میری طرف توجہ کریں تو میں یہ تجویز دینا چاہ رہا ہوں کہ میرے حلقے میں داروغہ والا اور سلامت پورہ دو ہسپتالوں کی منظوری ہو چکی ہے لیکن وہاں پر ابھی تک کام کا آغاز نہیں ہو سکا۔ اسی طرح میرے حلقے میں راجباہ روڈ ہے اگر اس کو تعمیر کروا دیا جائے اور شالامار لنک کے ساتھ تعمیر کر دیا جائے تو جی ٹی روڈ پر ٹریفک کا پریشر کم ہو جائے گا۔ اسی طرح میری ایک تجویز ہے کہ ہم نے وومن کو empower کرنے کے لئے بجٹ میں بہت پیسے رکھے ہیں۔ کیا ہی اچھا ہو اگر یونین کونسل کی سطح پر ووکیشنل سنٹر ہر یونین کونسل میں بنا دیئے جائیں تو وہاں سے بچیاں ہنر مند بن کر مشکل کی گھڑی میں اپنے لئے بہتر روزگار تلاش کر سکتی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: گل صاحب! بہت شکریہ

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! آخر میں، میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جس طرح سے حسین نواز صاحب کی تصویر کو۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ گل صاحب! جی، جناب ذوالفقار غوری!

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! تصویر کو دکھایا گیا ہے اس کو ہم کسی طور پر بھی برداشت نہیں کریں گے۔ یہ سراسر زیادتی ہے اس کی تحقیقات ہونی چاہئے۔ میں اس بات پر واک آؤٹ کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر جناب محمد وحید گل واک آؤٹ کر کے ایوان سے باہر چلے گئے)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جناب ذوالفقار غوری! آپ بات کریں۔

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! خداوند یسوع المسیح کے نام شروع کرتا ہوں۔ آپ کا بہت بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔ خداوند میرا چوپان ہے مجھے کمی نہ ہوگی۔ سب سے پہلے میں وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کو اس بجٹ پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور خصوصی طور پر میں وزیر خزانہ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا اور ان کی پوری ٹیم کو اس کامیاب بجٹ پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ مالی سال 2017-18 کا صوبائی بجٹ جس کا کل حجم 1970۔ارب 70 کروڑ روپے ہے یہ پنجاب کی تاریخ کا سب سے بڑا، متوازن اور عوام دوست بجٹ بھی ہے اور اس میں تعلیم کے لئے 345۔ارب روپے کا بجٹ رکھا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے وزیراعلیٰ کا میرٹ کو focus کرنا یہ بہت بڑی کامیابی ہے اور ہر سال یہ بجٹ بڑھتا ہی جارہا ہے تو میں اس کے لئے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ صحت کے لئے 236۔ارب 22 کروڑ روپے کا بجٹ رکھا گیا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس میں بھی حکومت کی بہت بڑی کامیابی ہے اور میں اس پر حکومت کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ میں محترمہ وزیر خزانہ کی توجہ کا طلبگار ہوں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ میں نے پچھلے بجٹ میں بھی بات کی لیکن میری بات کو کوئی ترجیح نہیں دی گئی۔ مجھے جو سوال نامہ دیا گیا میں نے اس میں بھی لکھ کر دیا اور میں آج پھر خصوصی طور پر آپ سے request کروں گا اگر بجٹ کی کتاب کے صفحہ نمبر 30 اور سیریل نمبر 65 کو دیکھا جائے تو اس میں آپ نے لکھا ہے کہ minority fund ایک ارب 16 کروڑ روپے ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ فنڈ کم ہے لہٰذا میرا آپ سے یہ مطالبہ ہے کہ اس فنڈ کو 2۔ارب روپے کر دیا جائے تاکہ پورے پنجاب کی minority اور مسیحی minority جس میں سکھ اور ہندو بھی شامل ہیں تو یہ پنجاب کی بہت بڑی minority ہے تو آپ اس چیز کو ignore نہ کیجئے گا لہٰذا آپ اس پر خصوصی توجہ دیجئے گا۔

جناب سپیکر! میں آپ سے یہ بھی request کروں گا کہ سپورٹس کی مد میں ایک minority fund بنا دیا جائے کیونکہ سپورٹس کا دوسرا سلسلہ ہے اور minority میں بھی بہت سی گیمز بچے کھیلتے ہیں لیکن sports specially کے لئے کوئی ایسا minority fund نہیں ہے لہٰذا آپ ایک علیحدہ سے سپورٹس فنڈ رکھیں جو کہ minority کو دیا جائے۔ اب جو میں بات کر رہا ہوں یہ سیالکوٹ کے حوالے

سے ہے۔ سیالکوٹ جو کہ علامہ اقبال کی جائے پیدائش ہے اور وہاں پر گورنمنٹ کرسچئن ہائی سکول جہاں سے علامہ اقبال نے ابتدائی تعلیم حاصل کی۔

جناب سپیکر! میں نے last time بھی کہا تھا اس سکول میں کوئی ایسا کام کیجئے گا جو کہ علامہ اقبال کی نسبت، نام اور مرتبے کے مطابق ہو۔ پچھلے دنوں میں اس سکول میں گیا کیونکہ میں بھی اس سکول کا سابقا سٹوڈنٹ ہوں میں نے میٹرک کی تعلیم وہاں سے حاصل کی ہے جہاں پر علامہ اقبال پڑھتے تھے تو وہاں پر نسپل صاحب نے مجھے فرمایا کہ یہاں پر تو پینے کے پانی کا بھی انتظام نہیں ہے تو وہاں پر آپ پینے کے پانی کے لئے ضرور فلٹریشن پلانٹ کا انتظام کیجئے گا تاکہ وہاں کے بچوں کو یہ سہولت میسر ہو سکے۔

جناب سپیکر! میں آپ سے یہ بھی گزارش کروں گا کہ جو وزیر اعلیٰ special package minority fund ہے وہ ہم جتنے بھی ایم پی ایز ہیں ان میں برابر تقسیم کیا جائے تاکہ کسی کو کوئی گلہ شکوہ نہ رہے کہ کسی کو کم ملا ہے یا کسی کو زیادہ ملا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ غوری صاحب! اس تقریر کو wind up کریں۔

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! مجھے بس ایک منٹ دے دیں۔ میں آپ کو دوسری مرتبہ نہیں کہنے دوں گا کہ آپ مجھے بولنے دیں اگر آپ مجھے اجازت دیں گے تو میں ایک یا ڈیڑھ منٹ کی بات کروں گا ورنہ نہیں اب جیسے آپ حکم کریں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے آپ ایک منٹ اور بات کر لیں۔

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! اب میں جن issues پر بات کرنے لگا ہوں۔ میں خاندانی منصوبہ کے بارے میں بات کرنے لگا ہوں کہ جب صوبوں کو یہ منسٹری دی گئی تھی کیونکہ یہ پاپولیشن کا محکمہ پہلے وفاق میں تھا تب وہاں پر جو client temporary method اور permanent method کے لئے آتے تھے ان کو حکومت incentive دیتی تھی۔ جب سے یہ صوبوں کو منتقل ہوا ہے کوئی بھی refer نہیں ہے۔ اب آپ کو پتا ہے کہ ہمارے ملک کی بہت بڑی پاپولیشن ہے اور اس کا یہ ایک اقدام فیملی پلاننگ کا جو ہر مذہب کی کتاب میں بھی درج ہے اس لئے میری تجویز ہے کہ پنجاب میں بھی جو محکمہ ہے اس کو چاہئے کہ وہ دوبارہ اس کا اجراء کرے اور refer keys بنائے اور client کو بھی دے تاکہ ان کو جب incentive ملے گا تو پاکستان کی آبادی کی ترقی پر بھی فرق پڑے گا اور کامیابی سے یہ عمل چلے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ غوری صاحب!

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! آخر میں، میں یہ بات کروں گا کہ ہمارے سیالکوٹ میں جتنے بھی پروگرام چل رہے ہیں ان کی نشاندہی تو چودھری اکرام صاحب نے کروادی ہے لیکن میں ٹریفک کے مسائل کی بات کروں گا کہ وہاں پر ٹریفک کا بہت بڑا مسئلہ ہے۔ آپ اس چیز کو ensure کروائیں کہ وہاں پر ٹریفک وارڈنز کی بھرتی زیادہ ہو اور پولیس کی بھی نفری بڑھائی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جناب محمد عارف عباسی! آپ بات کریں لیکن غصہ نہ کیجئے گا۔

جناب محمد عارف عباسی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ یہ بجٹ پڑھ کر میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جناب قائم مقام سپیکر: عباسی صاحب! آپ کیسی بات کرتے ہیں؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! انا للہ وانا الیہ راجعون۔

سید عبدالعلیم: جناب سپیکر! عباسی صاحب کے لئے فاتحہ پڑھ لیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! چلو، اس بجٹ پر پہلے ہم فاتحہ پڑھ لیں پھر آگے میں بات کرتا ہوں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ پنجاب کے عوام کا مقدر اور ہمارے نصیب کہ پچھلے دس سال سے ایک مافیا جسے ہم مافیا کہتے تھے لیکن اب عدالت عظمیٰ نے بھی مافیا declare کر دیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: عباسی صاحب! آپ بجٹ پر بات کریں۔

جناب محمد عارف عباسی: یہ عدالت عظمیٰ نے کہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ بجٹ پر بات کریں۔ آپ اپنی بات کا start ہی ایسے شروع کرتے ہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: میں وہی بات کر رہا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ نے کتاب بجٹ کی پکڑی ہوئی ہے جبکہ بات کچھ اور کر رہے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کی طرف سے
"چرسی چرسی" کی نعرے بازی)

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں بجٹ پر ہی بات کر رہا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ بجٹ پر بات کریں ناں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! چلیں، ان کو نعرے لگا لینے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: عباسی صاحب! میں نے آپ کو پہلے کہا تھا کہ اس طرح آپ بات start نہ کریں۔ آپ بجٹ پر بات کریں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پچھلے دس سال سے اس قوم اور پنجاب کے ساتھ جو ہو رہا ہے حالانکہ دس سال کسی بھی قوم کے لئے بہت بڑا عرصہ ہوتا ہے لیکن ان دس سالوں میں انہوں نے اس پنجاب کے ساتھ جو کیا ہے وہ سب کے سامنے ہے۔ ہمارے تھانے پہلے سے بدترین حالات میں ہو گئے ہیں اور ان تھانے والوں نے لوگوں کا جینا حرام کیا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کی طرف سے
"چرسی چرسی" کی نعرے بازی)

جناب قائم مقام سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ انہوں نے ان کو رکھا ہی اس لئے ہے تاکہ وہ ایسے ہی کرتی رہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، نہیں۔ محترمہ! تشریف رکھیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اگر میں کوئی غلط لفظ کہہ دوں گا تو پھر سب کو تکلیف ہو گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: عباسی صاحب! آپ اپنی بات کریں میں سن رہا ہوں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! ان کو آپ چُپ کروائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں آپ کی بات سن رہا ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کی طرف سے
"چرسی چرسی" کی نعرے بازی)

آپ تمام خواتین ممبران تشریف رکھیں۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔ جی، عباسی صاحب!

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! ان کو صرف اسی کام کے لئے بھرتی کر کے لائے ہیں۔ میں بات کر رہا تھا کہ پچھلے دس سالوں میں پنجاب کے جتنے بھی شعبہ زندگی کے ادارے ہیں یہ سب پیچھے کی طرف گئے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کی طرف سے نعرے بازی)

MR ACTING SPEAKER: No, order in the House.

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اگر میں ان کے کارنامے اِن کو گنواؤں تو سستی روٹی فلاپ، 70-ارب روپے کی کرپشن، پیلی ٹیکسی سکیم فلاپ، یوتھ لون سکیم ناکام، اپنا روزگار سکیم ناکام، قادر آباد کول پراجیکٹ، چیچو کی ملیاں اور قائداعظم سولر پاور پراجیکٹ ان کی ناکامی کا منہ بولتا ثبوت ہیں جو دس سالوں پر محیط ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں جناب امجد علی جاوید سے کہوں گا کہ وہ جناب محمد وحید گل کو منا کر لے آئیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اگر میں اس کی technicalities میں جاؤں جس طرح ہماری وزیر خزانہ نے کہا ہے کہ آسمان سے تارے توڑ کر لے آئیں گے اور یہاں دودھ کی نہریں بہیں گی لیکن پرائمری ہیلتھ کے لئے صرف 112-ارب روپے رکھے ہیں جبکہ 12 کروڑ ہماری عوام کی تعداد ہے لہٰذا یہ رقم 6 روپے 80 پیسے per head per month بنتی ہے اور اس سے پتا نہیں کتنا علاج ہو گا؟ صوبائی ہسپتالوں کی ادویات کے لئے 12-ارب روپے رکھے گئے ہیں۔۔۔

(اس مرحلہ پر جناب محمد وحید گل واک آؤٹ ختم کر کے
واپس ایوان میں تشریف لے آئے)

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کی طرف سے
"چرسی چرسی" کی نعرے بازی)

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب سپیکر! کیا یہ خواتین ممبران اپوزیشن سے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: آرڈر پلیز۔ جی، عباسی صاحب! آپ بات کریں۔ وٹو صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب سپیکر! عباسی صاحب تقریر کر رہے ہیں اور یہ درمیان میں interrupt کر رہی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، نہیں۔ جی، وٹو صاحب میں ان سے بات کر رہا ہوں لہٰذا آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! آپ ان کو پہلے چُپ کروائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں آپ کی بات سن رہا ہوں اور منسٹر صاحبہ بھی سن رہی ہیں لہٰذا آپ بات کریں۔ میں ان کو چُپ کروا رہا ہوں۔Order in the House محترمہ تشریف رکھیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! ہم ایسے میں کیا بات کریں؟ ہم بات نہیں کریں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: .Order in the House عباسی صاحب! میں نے ان سے بات کر دی ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کی طرف سے
"چرسی چرسی" کی نعرے بازی)

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب سپیکر! ان کو آپ چُپ تو کروائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وٹو صاحب! میں ان کو چُپ کروا رہا ہوں۔ عباسی صاحب! آپ بات کریں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ ہماری بات ہی نہیں سن رہے لہٰذا ہم چلے جاتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سب بات سن رہے ہیں۔ عباسی صاحب! آپ آئیں اور بات کریں۔

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب سپیکر! یہ ہمیں بات کرنے نہیں دے رہیں۔ ان کو شرم آنی چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں انہیں خاموش کرواتا ہوں، آپ پلیز بات کریں۔ محترمہ! آپ سب تشریف رکھیں۔ Order in the House, order in the House سب خاموشی اختیار کریں۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کی طرف سے
"چرسی چرسی" کی نعرے بازی)

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب سپیکر! ان کو شرم آنی چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: وٹو صاحب! آپ پھر شروع نہ کریں۔ کیا آپ چاہتے ہیں کہ یہ بات نہ ہو، آپ خود ہی نہیں چاہ رہے کہ یہاں بات ہو؟ وٹو صاحب خود ہی چاہ رہے ہیں کہ بات نہ کریں لیکن یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔ وہ خاموش ہو گئے تھے لیکن وٹو صاحب چاہتے ہیں کہ یہ بات نہ کریں۔

سردار علی رضا خان دریشک: جناب سپیکر! یہ خواتین ہمیں بات ہی کرنے نہیں دے رہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! وہ خاموش ہو گئی تھیں لیکن وٹو صاحب نے بات کی ہے اس لئے پھر وہ شروع ہو گئی ہیں۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔

کورم کی نشاندہی

راجہ راشد حفیظ: جناب سپیکر! میں کورم کی نشاندہی کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی ہوئی ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

گنتی کی گئی ہے اور کورم پورا نہ ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

(اس مرحلہ پر جناب محمد عارف عباسی معزز ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

سالانہ بجٹ برائے سال 18-2017 پر عام بحث

(۔۔۔جاری)

جناب قائم مقام سپیکر: عباسی صاحب! بات نہیں کرنا چاہتے؟ سردار علی رضا خان دریشک۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جناب جاوید اختر۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جی، جناب محمد عمر جعفر!

جناب محمد عمر جعفر: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ آپ نے مجھے اس بجٹ پر بحث کے لئے وقت دیا۔ میں سب سے پہلے وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف اور محترمہ وزیر خزانہ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اتنا pro-growth بجٹ پیش کیا۔

(اس مرحلہ پر جناب جاوید اختر معزز ایوان میں داخل ہوئے)

جناب جاوید اختر: جناب سپیکر! میرا نام بھی بحث کے لئے تھا۔

جناب قائم مقام سپیکر: انصاری صاحب! میں نے آپ کا نام پکارا تھا لیکن آپ ہاؤس میں موجود نہیں تھے۔ جی، عمر جعفر صاحب!

جناب محمد عمر جعفر: جناب سپیکر! اس کی مثال یہ ہے کہ construction sector میں ٹیکس کم کرنے کا جس سے انشاءاللہ construction sector کو boost ملے گا مگر میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمیں ایگریکلچر سیکٹر پر بھی focus کرنا چاہئے اور جتنا ہم help کر سکتے ہیں اتنی کریں for example سبسڈی دے رہے ہیں فرٹیلائزر کے اوپر مگر major requirement of farmers کی ہوتی ہے کہ ہمیں پانی وقت پر مل جائے۔ اس حوالے سے canal lining تو ہو رہی ہے مگر de-siltation بھی every year annually winter میں ہونی چاہئے۔ یہ major problem ضلع رحیم یار خان کا ہے کہ ہم ٹیل پر بیٹھے ہوئے ہیں تو ہمیں پانی بہت کم ملتا ہے اور دوسرا وقت پر بھی نہیں ملتا اس کے لئے میں request کروں گا ڈیپارٹمنٹ کو کہ first of all یہ water theft کو روکیں plus یہ canal lining as soon as possible اس کو صحیح کریں۔

جناب سپیکر! میں appreciate کرتا ہوں وزیر اعلیٰ کو کہ انہوں نے ہمیں خواجہ فرید یونیورسٹی اور انجینئرنگ آئی ٹی دی ہے جو کہ انشاءاللہ اس سال مکمل ہو جائے گی۔ یہ not only رحیم یار خان ضلع کو cater کرے گی but 200 kilo meter roads میں جو بھی student آنا چاہے وہ انشاءاللہ آسکے گا۔ اس میں ہمارے سندھ اور بلوچستان کے بھائی بھی benefits لے سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں ایک اور چیز کو appreciate کرتا ہوں کہ 24 بلین روپے صاف پانی پروگرام کے لئے فنڈز دیئے ہیں۔ میری اس حوالے سے ایک request ہو گی کہ not only rural areas بلکہ urban areas کو بھی include کیا جائے۔ میرے حلقے میں دیکھیں کہ فلٹریشن پلانٹس ہیں لیکن وہ کام نہیں کر رہے تو ان کو فنڈنگ دیں اور مزید فلٹریشن پلانٹس لگائے جائیں ورنہ یہ drinking water بالکل ہے نہیں۔ Even آپ جانوروں کو بھی یہ پانی نہیں دے سکتے۔ میں یہ نہیں کہہ رہا کہ یہ issues پورے city میں ہیں مگر curtained areas میں یہ ہیں۔

جناب سپیکر! ایک اور positive بات یہ کہ ہیلتھ انشورنش کی سکیم وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف نے for the poor of this country introduce کی ہے جس سے poor public کو جو پہلے afford نہیں کر سکتے تھے، اپنے علاج کے لئے، اپنے بچوں کے لئے اور اپنی فیملی کے لئے کافی benefit ملے گا۔

جناب سپیکر! میں ایک اور advise دوں گا کہ یہ expand کریں as soon as possible اور سب کو اس میں enter ہونا چاہئے not only کہ ابھی میرے دوست کہہ رہے تھے کہ

laboursکوcoverageدیں،ہیلتھ انشورنس کی بلکہ پوری عوام کو یہcoverageملنی چاہئے جیسے آپ دیکھتے ہیں کہUKمیںNAHہوتی ہے اورother developed countriesمیں۔ اگر ہم نے proper social welfare stateبنانا ہے تو یہ ہمیں دینا پڑے گا۔

جناب سپیکر!میں ایک اور چیز پوائنٹ آؤٹ کرنا چاہتا ہوں کہ prevention of hepatitisبہت اہم ہے specially جنوبی پنجاب میں This disease is major problem in that areaاس میں ایجوکیشن میں اور جتنا آپ اس کوspreadکر سکتے ہیں formationکو اتنا اچھا ہے۔

جناب سپیکر!Lastly another issueجو ہمارےareaمیں آتا ہےspeciallyضلع رحیم یار خان میں جہاں ٹریفک کے حادثات بہت زیادہ ہیں اورbecause of that deathsکافی ہیں۔ اس میں آپMotorcyclistکو ایجوکیشن دیں کہ آپ نے کیسےroadsکے اوپر چلنا ہے۔ آپroadsنئے بنا دیں،bridgesنئے بنا دیں جب تک آپ عوام کوeducateنہ کریں کہ آپ نے ایسےtakeoverکرنا ،ایسے اس لائن پر ہونا چاہئے تو ویسے ہی ہونا چاہئے۔lastlyمیں ایک اور appreciateکرتا ہوں کہ ماڈل کیٹل مارکیٹ جو وزیراعلیٰ نےintroduceکی ہے all across the Punjab, this is very important becauseعوام کو لائیو سٹاک کا جو مافیا تھا جو extortکرتا تھاmoney from the public.وہ انشاءاللہ ختم ہو جائے گا۔آپ کا بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی،طارق مسیح گل!

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق واقلیتی امور(جناب طارق مسیح گل): جناب سپیکر! شکریہ۔آپ نے مجھے2017-18کے صوبائی بجٹ پر بولنے کی اجازت دی۔1970۔ارب70کروڑ کا یہ بہت بڑا بجٹ ہے۔ میں اس بجٹ کو بحث میں لانے سے پہلے اپنے رب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جس نے مجھے یہ توفیق بخشی اور آج اس حکومت کے آخری بجٹ میں مجھے تندرستی دی تاکہ میں اس نیک کام میں حصہ ڈال سکوں جو میرے قائد میاں محمد نواز شریف کی دن رات کی محنت کی وجہ سے پایۂ تکمیل تک پہنچا۔

جناب سپیکر !اُس خداوند کے نام سے شروع کرتا ہوں جو آسمان اور زمین کا خالق و مالک ہے اور جس نے کہا آئیں محنت اُٹھانے والوں اور بوجھ سے دبے ہوئے لوگوں سب میرے پاس آؤ میں تم کو آرام دوں گا۔پاکستان کے سب سے بڑے صوبے پنجاب کا یہ جو بجٹ ہے اس پر اگر غور کیا جائے تو یہ بجٹ بہت بڑا بجٹ ہے لیکن مجھے سمجھ نہیں آئی میں بہت پریشان تھا جس دن میری بہن نے،

پاکستان مسلم لیگ (ن) کی شیرنی نے بڑے تحمل سے، بڑی بہادری سے، بڑی دلیری کے ساتھ اپنی آواز کے اندر ذرا بھی لرزنہ رکھتے ہوئے، اپنی آواز کی بلندی کے ساتھ بجٹ پیش کیا تو مجھے سمجھ نہیں آئی کہ اپوزیشن کے معزز ممبران سیٹیاں کیوں لائے تھے میں یہ سمجھ رہا تھا کہ جو 2018 کا الیکشن آئے گا تو 2018 کے الیکشن میں میرا قائد، میرا شیر، میرا دلیر لیڈر میاں محمد شہباز شریف جس طریقے سے اور جس تگ ودو سے اس صوبے کو سنوارنے کی کوشش کر رہے ہیں یہ 2018 کا جو الیکشن ہے اُس الیکشن کے دوران ان کی سیٹی بجے گی۔ یہ اپوزیشن والے جو سیٹیاں پہلے لے آئے تھے تو میں بڑا ہنس رہا تھا کہ ابھی تو ہم چاہ رہے تھے کہ ابھی 9,10 ماہ باقی ہیں ابھی تو الیکشن campaign شروع ہو گی تو ہم ان کی سیٹی بجائیں گے، خود بجائیں گے مگر یہ سیٹیاں خود لے کر آ گئے اور کہنے لگے کہ ہماری سیٹی بج چکی ہے میں نے اُٹھ کر پوچھا بھائی کس وجہ سے سیٹی بجی؟ عباسی صاحب جو ابھی فاتحہ پڑھ رہے تھے ان کو بتانا میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ فاتحہ کا دن نہیں ہے یہ زندگی کا دن ہے۔

جناب سپیکر! میرے قائد میرے دلیر لیڈر میاں محمد شہباز شریف نے حکومت پنجاب میں رہتے ہوئے صوبہ پنجاب کو لیڈ کرتے ہوئے، صوبہ پنجاب کے اندر رہنے والے ہر مرد اور عورت کو رب سے محنت کر کے نئی زندگی دی ہے۔ یہ فاتحہ پڑھنے آئے ہیں، فاتحہ اپنی پڑھتے ہیں ہماری نہیں پڑھتے ابھی ان کی سیٹیوں کی آواز اس لئے بند ہوئی کہ ہماری بہنوں نے ان کو بتایا کہ بھائی آپ سیٹیاں بجاتے ہیں ہم ذرا اپنے شیر کی آواز نکالتے ہیں تو شیر کی آواز پر کیوں گھبراتے ہیں؟ اس لئے گھبراتے ہیں کہ 2018 میں جب شیر اپنی آواز میں آئے گا تو ان کی سیٹیاں بھی بند ہوں گی، ان کی گھوگیاں بھی بند ہوں گی، ان کی آوازیں بھی بند ہوں گی اور یہ بالکل اندھیر نگری میں جائیں گے۔ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم کنٹینر کے اوپر بھنگڑا ڈال کر، ہم کنٹینر کے اوپر چرس کا سوٹا لگا کر، ہم کنٹینر کے اوپر ننگے ڈانس دکھا کر قوم کو اپنی طرف متوجہ کریں گے نہیں، یہ نہیں ہو گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: طارق صاحب بجٹ کے اوپر بات کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب طارق مسیح گل): جناب سپیکر! میرا قائد کام کی وجہ سے اس ملک کی اور اس صوبے کی خدمت کرنے کی وجہ سے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: طارق گل صاحب! بجٹ پر بات کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب طارق مسیح گل): جناب سپیکر! بجٹ کی کیا بات کریں؟ بجٹ تو بجٹ ہی ہے یہ تو مزدور کا بجٹ ہے، یہ کسان کا بجٹ ہے، یہ غریب کا بجٹ ہے، یہ

بے روزگاری کے خاتمے کا بجٹ ہے اور یہ انسان کی زندگی کو بدلنے کا بجٹ ہے آپ کیا سمجھتے ہیں ان سیٹیوں کا بجٹ ہوتا ہے ؟ یہ سیٹی بجائیں گے ہم کام کریں گے، یہ سیٹی بجائیں گے ہم ان کو بتائیں گے کہ ہم نے موٹروے بنا دیا، ہم نے میٹرو بنا دی، ہم نے اورنج ٹرین بنا دی، ہم نے روشنیوں کا کراچی کو نصیب کر دیا ہم نے کراچی کے اندر سے اندھیرا ختم کر دیا۔

جناب سپیکر! مجھے سمجھ نہیں آئی کہ ہمارے بجٹ میں ہمارے قائد نے ہماری بہن نے کوئی negative point رکھا ہی نہیں ہے تو یہ صرف سیٹیاں اس لئے لے کر آئے کہ ہمارے پاس کوئی بات نہیں ہے تو ہم کیا کریں؟ ہم سیٹیاں بجا کر ان کو ڈسٹرب کریں گے لیکن یہ پتا نہیں تھا کہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کا ہر ورکر چاہے وہ عورت ہے یا مرد ہے وہ شیر کا دل رکھتا ہے، شیر کی آواز رکھتا، شیر کی آنکھ رکھتا ہے---

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کا بہت شکریہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب طارق مسیح گل): جناب سپیکر! ابھی نہیں، ابھی ایک منٹ اور اقلیتوں کی بات کرنا میں اپنا فرض سمجھتا ہوں میں تو ابھی بولا ہی نہیں ہوں یہ تو بول بول کر تھک گئے یہ سیٹیاں لے آئے میں تو سیٹی نہیں لایا--

جناب قائم مقام سپیکر: آپ اپنے ٹائم پر بول چکے ہیں آپ کا بہت شکریہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب طارق مسیح گل): جناب سپیکر! پلیز مجھے ایک منٹ دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ wind up کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب طارق مسیح گل): جناب سپیکر! اقلیتوں کی بات کرنا چاہتا ہوں یہاں پر اقلیتوں کے لئے ایک ارب 16 کروڑ روپے کی رقم رکھی گئی تھی۔ اب اس میں جیسے میرے بھائی نے یہ کہا کہ اس کو 2۔ارب تک کر دیں تو برائے مہربانی کر دیں اقلیتوں نے ہمیشہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کا ساتھ دیا وہ اس لئے کہ پاکستان مسلم لیگ (ن) پاکستان کے اندر واحد جماعت ہے، جو اقلیتوں کے تحفظ کی بات کرتی ہے، جو اقلیتوں کی زندگی کی بات کرتی ہے، جو اقلیتوں کی ترقی کی بات کرتی ہے، جو اقلیتوں کے ساتھ جینا مرنا چاہتی ہے قائد پاکستان میاں محمد نواز شریف کا جو وژن ہے ہم اُس وژن کو پایۂ تکمیل تک لے جائیں گے۔

جناب سپیکر! آپ سے humble request ہے اقلیتوں کے لئے بہت کچھ رکھا گیا مگر جیسے میرے بھائی ذوالفقار غوری نے دو تجاویز دی ہیں میں repeat نہیں کرنا چاہتا لیکن میں اپنی بہن محترمہ وزیر خزانہ سے درخواست کروں گا کہ زیر غور رکھیں تاکہ اقلیتیں اور زیادہ خوش ہو جائیں۔ پاکستان کی اقلیتیں خوش ہیں تو پاکستان کا جو پرچم لہراتا ہے یہ بہت زیادہ لہرائے گا کیوں کہ اقلیتوں کی دعائیں پاکستان کی بنیاد میں ہیں، اقلیتوں کا خون، اقلیتوں کی قربانی، اقلیتوں کا سب کچھ پاکستان کی ترقی کے لئے بہت اہم ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: طارق مسیح صاحب! آپ کا بہت شکریہ۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب طارق مسیح گل): جناب سپیکر! میں ایک درخواست کروں گا کہ خدا کے لئے ان لوگوں کو یہ بتا دیں کہ وقت سے پہلے سیٹی مت بجائیں ہم خود 2018 میں آپ کی سیٹی بجائیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ آج کی لسٹ مکمل ہو گئی ہے اب اجلاس بروز بدھ مورخہ 7-جون 2017 صبح 11:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے اس روز بھی سالانہ بجٹ پر عام بحث جاری رہے گی۔